مناظرہ جھنگ
باہتمام
ابو العطار حافظ نعمت علی چشتی
مکتبہ فریدیہ
ایم اے جناح روڈ۔ ساہیوال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا

تاریخی اور عدیم المثال

روئیداد

مناظرہ جھنگ

مابین

شیخ الحدیث حضرت علامہ مولنا محمد اشرف سیالوی بریلوی

مولنا مولوی حق نواز صاحب (دیوبندی) خطیب جھنگ

ملنے کا پتہ

مکتبہ فریدیہ

جناح روڈ (ہائی سٹریٹ)

ساہیوال

نام کتاب ——— "روئیداد مناظرہ جھنگ"

مناظرین ——— مولانا محمد اشرف صاحب سیالوی، و
مولوی حق نواز صاحب دیوبندی

موضوع مناظرہ ——— "گستاخِ رسول کون ہیں؟ دیوبندی یا بریلوی

تاریخ انعقادِ مناظرہ ——— ۲۷ اگست ۱۹۷۹ بمقام نول والا بنگلہ جھنگ

منصفین ——— ۱۔ پروفیسر تقی الدین انجم، گورنمنٹ کالج جھنگ۔
۲۔ محمد منظور خان، ایڈووکیٹ "
۳۔ غلام باری، ٹیچر گورنمنٹ ہائی سکول ریل بازار "

زیرِ نگرانی ——— ضلعی انتظامیہ، جھنگ۔

فیصلۂ منصفین[1] ——— ہم منصفین بالاتفاق فیصلہ کرتے ہیں اور اس مناظرہ میں مولانا محمد اشرف صاحب سیالوی کو ان کے نسبتاً" وزنی استدلال کی بناء پر کامیاب قرار دیتے ہیں[1]

ناشر ——— مکتبہ فریدیہ، جناح روڈ ساہیوال۔

مؤید و محرک اشاعت ——— ابوالعطا نعمت علی چشتی سیالوی

صفحات کتاب ۲۹۶

ہدیہ:

ملنے کا پتہ: مکتبہ فریدیہ، جناح روڈ، ساہیوال

[1] منصفین کا دستخط شدہ فیصلہ، تفصیلاً کتاب کے آخر میں برائے حوالہ و ملاحظہ منسلک ہے۔

حضرت خواجہ نظام الدین کا ارشاد

کسی کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہوتا جب تک ساری خلقت اس کے سامنے اس طرح ظاہر نہ ہو گویا وہ اونٹ کی مینگنی ہے۔

اوّلاً تو یہ امر ملحوظ خاطر رہے۔ کہ یہ الفاظ حضرت خواجہ کے اپنے نہیں ہیں بلکہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، کا حرف بحرف ترجمہ ہیں۔ —— کما ورد،

لَا يُؤْمِنُ اَحَدُكُمْ حَتّٰى يَكُوْنَ الْخَلْقُ عِنْدَهٗ كَالْاَبَاعِرِ

(مرقاۃ جلد ۱۰ صفحہ ۶۹)

ثانیاً اس کے معنی محدثین کرام اور آئمہ اعلام کے نزدیک کیا ہیں۔ وہ ملاحظہ فرمائیں۔

يعنى حب الرياسة والجاه فى قلوب الناس هو من امر غوائل النفس ومواطن مكائدها يبتلى بها العلماء والعباد والمشمرون عن ساق الجد لسلوك طريق الاخرة من الزهاد فانهم مهما قهروا انفسهم وفطموها عن الشهوات و حملوها على بالقهر على اصناف العبادات عجزت نفوسهم عن المعاصى الظاهرة الواقعة عن الجوارح فطلبت الاستراحة الى التظاهر بالخير واظهار العلم والعمل فوجدت مخلصا من مشقة المجاهدة الى لذة القبول عند الخلائق ولم تقنع باطلاع الخالق وفرحت بحمد الناس ولم تقنع بحمد الله وحده فاحب مدحهم وتبركهم بمشاهدته وخدمته واكرامه وتقديمه فى المحافل فاصابت

النفس فی ذالک اعظم اللذات ولذ الشھوات وھو یظن ان حیاتہ باللہ وعباداتہ وانما حیواتہ بھذہ الشھوات الخفیۃ التی تعمی عن درکھا الا العقول الناقدۃ فقد اثبت اسمہ عند اللہ من المنافقین وھو یظن انہ عند اللہ من عبادہ المقربین)

مرقاۃ، جلد ۲ صفہ ۶۸ و ۶۹

ترجمہ! یعنی ریاست وحکومت اور لوگوں کے دلوں میں قدرومنزلت کی تمنا نفس کی ہلاکت خیزیوں اور اس کی شکار گاہوں میں سے ہے جس کے ساتھ علماء، عابدین اور راہ آخرت پر گامزن ہونے کے لئے کوششوں میں مبتلا ہیں۔ کیونکہ جب انہوں نے اپنے نفوس پر جبر و قہر کے ذریعے شہوات وخواہشاتِ نفسانی سے الگ کر دیا۔ اور شتبہ کرلیا۔ اسے دور رکھا بلکہ انہیں انواع واقسام کی عبادات پر آمادہ کرلیا۔ تو وہ نفوس جوارح کے ساتھ واقع ہونے والے ظاہری گناہوں سے عاجز آکر لوگوں کے سامنے اپنی خوبی اور فضیلت علمی وعملی کے اظہار میں راحت محسوس کرنے لگے۔ اور مخلوق کے نزدیک محبوبیت ومقبولیت ان کو مجاہدات وریاضات کی مشقتیں گوارہ کرنے میں کارآمد ثابت ہونے لگی اور صرف اللہ تعالیٰ کا ان اعمال وافعال پر مطلع ہونا انہوں نے کافی نہ سمجھا لوگوں کی مدح وثناء پر خوشی محسوس ہونے لگی۔ اور فقط اللہ کا محمود وممدوح ہونا انہیں مطمئن نہ کر سکا۔

بلکہ ان کی فرحت وشادمانی کا صرف اور صرف یہ سامان رہ گیا کہ لوگ اُن کی مدح سرائی کریں۔ ان کے دیدار ومشاہدہ سے برکات حاصل کریں۔ اور ان کا اعزاز واکرام کریں۔ ان کو محافل ومجالس میں منصبِ صدارت پر فائز کریں الغرض! ان کے نفوس کو انہی امور میں عظیم ترین لذات اور لذیذ ترین

خواہشات کے ساتھ بہرہ وری حاصل ہوئی۔ ان کا گمان تو یہ ہے کہ ان کی حیات اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی عبادات سے ہے۔ اور حالانکہ اس کا سامان زیست فقط یہ محض خواہشات اور لذات نفسانی ہیں۔ جن کو دیکھنے کی صلاحیت صرف عقول فاقدہ اور ارباب قوت قدسیہ میں ہے۔ دوسرے ان سے اندھے ہیں۔ ایسے لوگوں کا نام عند اللہ منافقین میں ہے۔ حالانکہ وہ گمان کرتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں میں سے ہیں۔"

تو ثابت ہوا کہ اس حدیث پاک اور حضرت خواجہ نظام الدین محبوب الٰہی رض کے ارشاد گرامی کا مطلب یہ ہے کہ بندوں کا ایمان کامل اسی وقت ہو گا اور طوق نفاق ان کے گلے سے اسی وقت اترے گا جب وہ لوگوں کے نزدیک بڑا بننے کی فکر ترک کریں گے۔ اور ان کی مدح وثنا اور اعزاز واکرام کو خاطر میں نہیں لائیں گے۔ جو ان کی مدح سرائی میں کوشاں ہیں۔ نہ یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے مقبولان بارگاہ کو (العیاذ باللہ) مینگنی کی طرح خسیس و رزیل سمجھیں ——— اور بقول مولوی اسماعیل ان کو چمار سے ذلیل سمجھیں۔ اور یوں کہیں کہ اولیاء، انبیا، امام زادے، پیرزادے اور شہید یعنی اللہ تعالیٰ کے جتنے مقرب بندے ہیں وہ سب انسان ہی ہیں اور عاجز بندے اور ہمارے بھائی۔

مگر اللہ تعالیٰ نے ان کو بڑائی دی ہے۔ لہٰذا، وہ بڑے بھائی ہوئے اور ہم ان کے چھوٹے بھائی یا یوں کہیں کہ سب انبیاء واولیاء اس کے روبرو ذرۂ ناچیز سے بھی کمتر ہیں۔

مولوی حق نواز سے کوئی پوچھے بڑی اور چھوٹی مخلوق کی تعمیم، انبیاء، اولیاء، امام زادے، پیرزادے اور شہید کی تعمیم وتصریح سب انبیاء واولیاء۔ ذرہ ناچیز سے کمتر ہیں کا عموم بھی اسی طرح کا عموم ہے یا اس میں استثناء واختصاص "کا دروازہ کلیۃً بند کر دیا گیا ہے۔